صوفی محمد سلیم رحمہ اللہ............اک اور چراغ بجھا

ابومعاویہ رحمانی چوہان

صوفی محمد سلیم صاحب سدھو جٹ برادری سے تعلق تھا، ۱۹۵۴ گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم بھی وہیں سے حاصل کی۔ ان کے والد صاحب ملازمت کے سلسلہ میں رحیم یار خان آئے اور عباسی ٹیکسٹائل ملز میں ملازمت اختیار کی اور رحیم یار خان میں قیام پذیر ہو گئے۔ صوفی صاحب بھی والد کے ہمراہ یہاں آ گئے اور کالونی ہائی سکول میں اچھی پوزیشن کے ساتھ میٹرک پاس کیا، تعلیم میں بی اے، بی ایڈ کی ڈگری حاصل کی۔

پھر آپ نے پاک فوج میں ملازمت اختیار کی اور ملتان میں تعیناتی ہوئی، ملتان میں قیام کے دوران آپ فارغ اوقات میں کثرت کے ساتھ حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے رہتے۔ چونکہ حضرت شاہ جی رحمہ اللہ سے صوفی صاحب کو والہانہ عقیدت ومحبت پہلے سے ہی تھی اب اس میں کچھ اور ہی اضافہ ہوا کہ صوفی صاحب نے حضرت شاہ جی کی خدمت میں بیعت ہونے کی درخواست پیش کی جو کہ منظور ہو گئی اور حضرت نے صوفی صاحب کو بیعت کر لیا۔ اتفاقاً صوفی صاحب کے گردے میں پتھری ہو گئی جس کا آپریشن ہوا اور خرابیٔ صحت کی بنیاد پر فوج کی ملازمت سے فارغ کر دیے گئے۔ پھر آپ نے کوشش کر کے ۱۹۷۹ء میں محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کر لی۔ صوفی صاحب نہایت سادگی پسند اور ملنسار تھے۔ آپ میں دینی جذبہ بھی نہایت اجاگر تھا اور بیعت ہونے کے بعد اپنے مرشد سے بے پناہ محبت ہو گئی۔ مجلس احرارِ اسلام کے اجتماعات میں بڑی باقاعدگی اور اہتمام سے شریک ہوتے تھے اور خدمت کے جذبہ کے ساتھ آپ کی خدمت میں کثرت سے حاضر ہوتے تھے۔

دینی فہم کے لیے مغرب کے بعد مدرسہ شمس العلوم رحیم یار خان میں تفسیر کے سبق میں شرکت اختیار کر لی اور قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا۔

۱۹۸۵ء میں آپ کی شادی مشہور عالم دین اور احرار کے بانی رہنما رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند حضرت مولانا انیس الرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ کی دختر نیک اختر سے ہوئی جس سے ایک بیٹا محمد معاویہ اور دو بیٹیاں ہیں۔ وہ ماہنامہ ملیہ فیصل آباد کے مدیر مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے بہنوئی تھے۔

آپ اپنے فرائض کو بڑی پابندی کے ساتھ نبھاتے رہے جس سکول میں بھی گئے امتیازی حیثیت سے رہے اور شاگردان عزیز کی تعلیم اور اخلاق کا بڑا خیال کرتے تھے اور ان میں دینی جذبہ پیدا کرنے کی خاص کوشش کرتے تھے پورا

پیریڈ کلاس میں ہی گزارتے۔

۱۹۸۷ء میں پائلٹ سیکنڈری سکول میں آئے اور ۲۰۱۶ء میں یہیں سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سوچ رہے تھے کہ بچے کو کاروبار کرائیں بچے کو الیکٹریشن کی دکان شروع کرائی لیکن تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ کامیاب نہ ہوسکا پھر اسے ایک کریانہ کی دکان پر کام سیکھنے کے لیے مقرر کرایا۔ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ بچہ کام پر جانے لگا اور خود اس کے مستقبل کی سوچ میں احباب سے مشورہ کرتے رہتے انسان کی کچھ سوچ ہوتی ہے اور قدرت کو کچھ اور منظور ہوتا ہے۔

مادر چہ خیالیم و فلک در چہ خیال کا معاملہ ہوا کہ مورخہ ۲۴ مئی ۲۰۱۷ کو اپنے محلّہ کی مسجد معاویہ میں عصر کی نماز پڑھنے گئے، دوران نماز اچانک دل کی تکلیف ہوئی اور نماز میں ہی درد کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑے فوری طور پر آپ کو ایمرجنسی میں لے جایا گیا مغرب کے بعد ہوش آیا تو کہا کہ میں ٹھیک ہوں مجھے گھر لے چلیں ڈاکٹروں نے منع کیا لیکن نہ مانے اور گھر آ گئے رات کو گیارہ بجے پھر تکلیف ہوئی تو بچوں کو اکٹھے کر کے کلمہ شریف پڑھا اور پھر زور سے اللہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ساڑھے گیارہ بجے آخرت کے سفر پر روانہ ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز ۲۵ مئی کو دس بجے صبح مدرسہ شمس العلوم میں مولانا خلیل اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور رفقاء نے آہوں اور سسکیوں کے ساتھ اپنے محبوب دوست کو اخروی سفر پر روانہ کر دیا۔ ضلع بھر سے احرار ساتھی جنازہ میں شریک ہوئے۔ خصوصاً مرزا واصف خان پور، حافظ کریم اللہ ظاہر پیر، فقیر اللہ رحمانی و مولوی محمد طارق چوہان بستی مولویان، جام یعقوب ٹب چوہان، حافظ محمد اشرف، حافظ محمد عباس، حافظ محمد صدیق، حافظ زبیر احمد اور محمد عاصم رحیم یار خان سے شریک ہوئے۔ دوسرے روز احباب نے صوفی صاحب کے گھر جا کر ان کے بچوں اور داماد سے تعزیت مسنون کی۔ آپ مجلس احرار اسلام سے وابستہ ہوئے تو پھر عمر بھر ساتھ رہے۔ وہ ایک باوفا، مخلص، ایثار پیشہ، صالح، بہادر، جفاکش اور مزدور کارکن تھے۔ انھوں نے کبھی نام و نمود کی کوشش نہیں کی اور خاموش کارکن بن کر جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ حقیقت میں وہ احرار کا اثاثہ تھے۔ مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے نائب امیر سید محمد کفیل بخاری نے ان کے گھر حاضر ہو کر ان کے بیٹے محمد معاویہ اور اہل خانہ سے تعزیت اور دعاءِ مغفرت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور حسنات قبول فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائے۔ (آمین)